قبر پر پھول یا کھجور کی ٹہنی رکھنی جائز نہیں ہے

[الأردية –اُردو–Urdu]

فتوی: شعبۂ علمی اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: عزیز الرّحمن ضیاء اللہ سنابلی

لا يشرع وضع جريدة أو زهور على القبر

[الأُردية –اُردو–Urdu]

فتوى: القسم العلمي بموقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:عزيز الرحمن ضياء الله السنابلي

۴۸۹۵۸: قبر پر پھول یا کھجور کی ٹہنی رکھنی جائز نہیں ہے

سوال: میں نے ایک حدیث پڑھی ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر کھجور کی ٹہنی رکھی تھی"

توکیا قبر کی زیارت کرنے والے شخص کے لیے ایسا کرنا سنت ہے

؟

بتاریخ ۲۲-٦-۲۰۱۰ کو نشر کیا گیا

جواب

الحمد للہ : جس حدیث کی طرف سائل نے اشارہ کیا ہے وہ حدیث بخاری اور مسلم رحمہا اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کی ہے :

وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمانے لگے :(إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لا يَسْتَتِرُ مِنْ الْبَوْلِ ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا نِصْفَيْنِ فَغَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، لِمَ فَعَلْتَ هَذَا ؟ قَالَ : لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا).

" ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے، اور یہ عذاب کسی بڑی چیز میں نہیں، ان میں سے ایک شخص تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا غیبت کرتا تھا"۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تازہ کھجور کی ایک ٹہنی لے کر اس کے دو حصے کیے اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹہنی گاڑ دی، صحابہ کرام نے عرض کیا :

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا :

”امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں تب تک اللہ تعالیٰ ان کے عذاب میں تخفیف رکھے“۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (218) صحیح مسلم حدیث نمبر (292) .

بعض علماء کرام نے عذاب میں کمی کی علت یہ بیان کی ہے کہ ہری بھری ٹہنی اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے، تو یہ عذاب میں تخفیف کا باعث بنے گی، اس علت میں نظر یعنی اعتراض ہے .

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

مندرجہ ذیل فرمان باری تعالیٰ کی تفسیر میں اکثر اور زیادہ مفسرین کا یہی مذہب ہے :

فرمان باری تعالیٰ ہے : ﴿وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ﴾

" اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اللہ تعالی کی پاکیزگی اور تسبیح بیان نہ کرتی ہو"۔[الاسراء: 44]

مفسرین کا کہنا ہے کہ :

" اس کا معنیٰ یہ ہے کہ: ہر زندہ چیز، اور ان کا کہنا ہے کہ: ہر چیز کی زندگی اس کے حال کے مطابق ہے، تو لکڑی کی زندگی اس وقت تک ہے جب تک وہ خشک نہیں ہوتی، اور پتھر جب تک ٹوٹتا نہیں، اور مفسرین میں سے محققین نے یہ مسلک اختیار کیا ہے کہ یہ آیت اپنے عموم پر ہے. اھ-

یعنی اس آیت میں تسبیح خشک کو چھوڑ کر تازہ اور ہری بھری کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر رطب و یابس چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہے .

اور خطابی اور ان کا مسلک اختیار کرنے والوں نے اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے قبر پر کھجور وغیرہ کی ٹہنی رکھنے سے انکار کیا اور اس حدیث کے متعلق کہا ہے :

یہ اس پر محمول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی کہ جب تک یہ ٹہنی خشک نہ ہو اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے، نہ کہ ٹہنی میں کوئی معنیٰ تھا جو اس کے ساتھ خاص ہے، اور نہ ہی یہ کہ جو معنیٰ رطب ہے وہ یابس میں نہیں. اھ-

اور اس بنا پر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہو گا، لہذا کسی کے لیے بھی ٹہنی وغیرہ قبر پر رکھنی مستحب نہیں ہے .

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں قبروں پر کھجور کی ٹہنی رکھنا، اور جن قبروں پر ٹہنی رکھی ان کے عذاب میں کمی کی امید کرنا ایک معین واقعہ ہے اسے عموم حاصل نہیں ہے، ان

دو شخصوں کے متعلق ہے جن کے عذاب پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کر دیا تھا .

اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے، اور یہ ان کی جانب سے مسلمانوں کی قبروں کے لیے کوئی سنت نہیں ہے، بلکہ اگر فرض کر لیا جائے کہ اس طرح کے کئی ایک واقعات پیش آئے تو دو یا تین بار ہی ہوا، نہ کہ اس سے زیادہ بار .

اور کسی ایک صحابی سے بھی ایسا کرنا ثابت نہیں ہے، حالانکہ صحابہ کرام مسلمانوں میں سب سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی حرص رکھنے والے تھے، اور مسلمانوں کو فائدہ دینے میں بھی سب سے زیادہ حرص رکھتے تھے .

صرف اتنا ہے کہ بریدۃ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر پر کھجور کی دو ٹہنیاں

رکھی جائیں، ہمیں علم نہیں ہے کہ صحابہ کرام میں سے کسی ایک نے بھی اس میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے موافقت کی ہو.

اھ-

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ مشروع نہیں ہے بلکہ بدعت ہے؛ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان دونوں قبروں پر اس لیے ٹہنی رکھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عذاب سے انہیں مطلع کیا تھا، اور اس کے علاوہ کسی اور قبر پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں رکھی .

تو اس سے علم ہوا کہ یہ قبروں پر رکھنی جائز نہیں ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:(مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ)

"جس نے ہمارے اس امر (دین) میں کوئی ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے"۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ:(مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)

" جس نے ایسا کوئی عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے"۔

اور اس طرح سے مذکورہ دونوں حدیثوں کی بنا پر قبروں پر کتبے لگانا اور لکھنا، اور پھول وغیرہ رکھنا جائز نہیں ہے؛ اور پھر نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قبریں پختہ کرنے اور اس پر عمارت قائم کرنے اور اس پر بیٹھنے اور اس پر لکھنے سے منع فرمایا ہے. اھ-

دیکھیں:[مجلة البحوث الاسلامية](68 .) 50 /

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

(طالبِ دُعا:عزیز الرحمن ضیاء اللہ azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com